برطانیہ میں مقیم قادیانیوں
کے چیلنج کا جواب





خسوف وکسوف

ایک رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگنے والی امام محمد باقرؒ
کی پیش گوئی کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی نہ بن سکا

مقدمہ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر
علامہ خالد محمود صاحب ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی آف مانچسٹر

تالیف

سفیر ختم نبوت مناظر اسلام حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی
سابقہ ایم.پی.اے چنیوٹ



ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ
فون نمبر 0466-332820 فیکس 0466-331330
E.mail: chinioti@fsd.comsats.net.pk

IRSHAD PRINTING PRESS
CHINIOT



دیباچہ طبع ثانی

راقم پچھلے سال ۱۹۹۴ء جب ختم نبوت کانفرنسوں کے سلسلہ میں انگلینڈ گیا۔ تو گلاسکو میں کسی دوست سے ''انٹرنیشنل الفضل لندن'' کا ایک پرچہ ملا' جس میں امام مہدی کی علامت رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرھن لگنے کی بابت ایک چار صفحہ کا طویل مضمون درج تھا۔ راقم نے وہیں انگلینڈ میں بیٹھ کر اس کا ایک جواب تحریر کیا جسے چنیوٹ آکر چھپوا دیا گیا۔ امسال جب رمضان کے مبارک مہینہ میں دوبارہ انگلینڈ جانے کا اتفاق ہوا۔ تو اس کے بہت سے نسخے انگلینڈ کے مختلف شہروں میں تقسیم کئے۔ چنانچہ وہاں تقاضا پیدا ہوا کہ اسے اردو انگلش دونوں میں چھپوا کر اس کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کی جائے۔ انگلش میں چھپوانے کی ذمہ داری مولانا امداد الحسن نعمانی مرکزی نائب امیر جمعیت علماء برطانیہ نے اپنے ذمہ لی۔ بعض دیگر احباب نے بھی انگلش میں چھپوا کر تقسیم کرنے کا ارادہ کیا لہذا طبع ثانی کے لئے علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر نے ایک نہایت ہی علمی' تحقیقی' وقیع اور بڑا مدلل وجامع مقدمہ تحریر فرمایا۔ جس میں چاند اور سورج گرہن کی اس پیشگوئی پر ایک نئے علمی انداز میں روشنی ڈالی۔ اب یہ رسالہ ''خسوف وکسوف'' علامہ صاحب کے مفید مقدمہ کے ساتھ نظرثانی کے بعد دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس رسالہ کی اہمیت اس لحاظ سے بھی بڑھ گئی کہ امسال بھی جب انگلینڈ جانا ہوا تو

"الفضل" جنوری ۱۹۹۵ء کے پرچہ میں پھر اس پیشگوئی پر ایک مضمون نظر سے گزرا۔ جب واپس چنیوٹ پہنچا تو یکے بعد تین رسالے اس موضوع پر ملے ایک محمد اعظم اکسیر کا رسالہ ' ظہور امام مہدی' دوسرا حمید الحق شیخوپورہ کا "امام مہدی کی صداقت کے دو عظیم نشان" تیسرا ربوہ کا ماہنامہ رسالہ "انصار اللہ" کا مستقل کسوف خسوف نمبر جو تقریباً سوا صد صفحات پر مشتمل ایک ضخیم نمبر ہے۔ ان رسالوں میں وہی دو ازکار تاویلات کرکے کھینچ تان کر چاند اور سورج گرہن کی اس پیشگوئی کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کو بنانے کی کوشش کی گئی ہے اور ہر مضمون نگار نے بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے حضرت امام محمد باقر کے اس قول کو حدیث رسول ﷺ بنا کر پیش کیا ہے۔ انصار اللہ رسالہ کے نمبر میں چالیس سے زائد مرتبہ اس قول کو حضور اکرم ﷺ کی طرف غلط منسوب کرکے حدیث رسول ﷺ ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے یہ قادیانی اور اس کی امت کا صریح جھوٹ اور زبردست قسم کا دھوکہ ہے کہ امام محمد باقر کے قول کو حضور ﷺ کی حدیث ظاہر کیا اور اس سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ حدیث رسول ﷺ تو بالکل اس کے خلاف ہے جیساکہ حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب نے اپنے مقدمہ میں اس کی وضاحت کردی ہے کہ چاند اور سورج گرہن کسی کی موت وحیات یا آمد پر نہیں لگتے یہ خدا کی قدرت کے نشان ہیں جن کا قدرت کے ایک نظام کے تحت ظہور ہوتا رہتا ہے اور اگر امام محمد باقر نے ان گرہنوں کو ظہور مہدی کا نشان قرار دیا ہے تو اول تو ان کا قول سند کے لحاظ سے ناقابل اعتبار ہے دوسرا اگر اسے درست تسلیم کربھی لیا جائے تو بھی مرزا قادیانی اس کا کسی صورت میں بھی مصداق نہیں بن سکتا۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں رمضان میں گہنوں کا اجتماع یہ عام معمول کا گرہن ہے جبکہ امام باقر فرماتے ہیں کہ مہدی کی آمد کے نشان کے لئے جو گرہن لگے گا اس جیسا گرہن جب سے آسمان و زمین بنے ہیں کبھی نہیں لگا ہوگا اور وہ تب ہی درست ہو سکتا ہے کہ چاند گرہن رمضان کی یکم کو لگے اور سورج گرہن رمضان کے نصف یعنی پندرہ رمضان کو لگے۔ کیونکہ ان دو تاریخوں میں جب سے آسمان و زمین بنے ہیں کبھی گرہن نہیں لگے۔ ۱۳ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن جو

مرزا قادیانی کے زمانہ میں لگے وہ مرزا قادیانی سے قبل ان تاریخوں میں ہزاروں مرتبہ لگ چکے ہیں جو کسی صورت میں بھی کسی مہدی کے لئے نشان نہیں بن سکتے۔ راقم نے قادیانی امت کو چیلنج کیا ہے کہ چاند گرہن اور سورج گرہن کی اس روایت کو حدیث کی کسی بھی کتاب سے حدیث رسول ﷺ ثابت کر دیں تو انہیں مبلغ دس ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ ہے کوئی مرزائی مرد میدان جو مرزا کادیانی کی صداقت ثابت کرکے یہ نقد انعام حاصل کرے؟ میرا چیلنج ہے کہ اگر مرزا قادیانی کو دوبارہ زندہ کیا جائے تو وہ اور اس کی امت مل کر سب تلاش کرتے رہیں تو قیامت تو آجائے گی لیکن امام مہدی کا یہ نشان حضور کی حدیث سے نہیں ملے گا۔ بہرحال امام محمد باقر کا ایک قول ہے اور مرزا کادیانی اس قول کے مطابق بھی سچا مہدی ثابت نہیں ہو سکتا بلکہ جھوٹے کا جھوٹا ہے جس کی وضاحت آئندہ اوراق میں کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول و منظور فرمائیں اور بھٹکے ہوئے قادیانیوں کے لئے باعث ہدایت بنائیں۔ آمین۔

منظور احمد چنیوٹی

۱/ صفر ۱۴۱۶ھ

مقدمہ۔از

ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب (پی۔ایچ۔ڈی۔انگلینڈ)

الحمد للہ و لسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔امابعد

جو لوگ اس دنیا میں خدا کے نمائندے ہو کر آتے ہیں بسا اوقات ان کے پیچھے کبھی آسمانی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ یہ ان سے پہلے لوگوں کی پیشگوئیاں ہیں جو ان کے آنے کی خبر دیتی ہیں یہ زمین پر ان کے آسمانی جلال کا نشان ہوتا ہے جس کا سامنا کرنے کی کسی میں ہمت نہیں ہوتی۔ لیکن کسی پیشگوئی کو خواہ مخواہ اپنے اوپر منطبق کرنا اور دجل کی راہ سے ماموُر من اللہ بن بیٹھنا یہ ایک ایسی آسان راہ ہے جس سے کذاب بہت جلد پہچانا جاتا ہے۔ علمی مسائل اور کتاب وسنت کے دلائل تو بسا اوقات پڑھے لکھے لوگوں کو بھی سمجھ نہیں آتے۔ لیکن پیشگوئیاں اور واقعات یہ وہ دلچسپ مباحث ہیں جن سے مجرم بہت جلدی پہچانا جاتا ہے۔

۱)۔۔۔ حضرت امام باقر (م ۱۴۸ھ) سے ایک کمزور سند سے ایک پیشگوئی چلی آرہی تھی کہ ہمارے امام مہدی کے وقت میں ایک رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگے گا۔

۲)۔۔۔ چاند کو رمضان کی پہلی رات اور سورج کو اس ماہ کے وسط میں۔

۳)۔۔۔ اور ایسے گرہن پہلے جب سے خدا تعالیٰ نے یہ دنیا پیدا کی کبھی نہ لگے ہوں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے وقت میں ایک دفعہ تیرھویں (۱۳) رمضان چاند کو گرہن لگا اور اسی ماہ کی اٹھائیسویں (۲۸) تاریخ کو سورج کو گرہن لگا۔ مرزا قادیانی نے دعویٰ کر دیا کہ یہ میرے صدق کا نشان ہے اور مہدی میں ہی ہوں۔

؎ لوگو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی دکھا چکا

مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے کہ رمضان کی پہلی رات سے تیرھویں رات مراد ہے اور وسط رمضان سے رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ مراد ہے۔ اور مہدی سے میں مراد

ہوں۔ مرزا غلام احمد نے اس پیشگوئی میں دجل کی یہ راہ نکالی کہ امام باقر کی اس پیشگوئی میں پہلی رات سے مراد گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات مراد ہے' کیونکہ چاند کو گرہن تیرہویں' چودہویں اور پندرھویں کو لگتا ہے اور وسط رمضان سے مراد ان دنوں کا وسط ہے جن میں چاند کو سورج گرہن لگتا ہے اور یہ اس رمضان میں اٹھائیس کو لگا ہے کیونکہ سورج گرہن ستائیسویں' اٹھائیسوں اور انیسویں کو لگتا ہے لہٰذا تیرھویں اور اٹھائیسویں رمضان کا چاند گرہن اور سورج گرہن اس پیشگوئی کے عین مطابق ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اس پیشگوئی کا مصداق میں ہی سچا مہدی ہوں۔

عوام گو یہ بات نہیں جانتے کہ چاند گرہن تیرہویں' چودہویں اور پندرہوں کو ہی لگتا ہے اور سورج گرہن چاند کی ۲۷' ۲۸ اور ۲۹ کو لگتا ہے۔ لیکن علم ہیئت جاننے والے اور علم طبیعات کے ماہرین تو جانتے ہیں کہ چاند گرہن اور سورج گرہن ہمیشہ انہی تاریخوں میں لگتا ہے۔ آیئے اس مختصر مجلس میں حضرت امام محمد باقر رحمتہ اللہ علیہ کی اس پیشگوئی کا مختصر سا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ یہ آسمانی آواز کسی طرح بھی مرزا غلام قادیانی کی تائید نہیں کرتی۔ اور مرزا غلام احمد کا کھینچ کھینچ کر اسے اپنے اوپر منطبق کرنا دجل و فریب کے سوا اور کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

آسمانی آواز اصولاً کس سطح کی ہوتی ہے

آسمانی نمائندوں کی حمایت میں جو آسمانی نشان ظاہر ہوتے ہیں وہ عوامی پیرائے میں ہونے چاہئیں۔ تاکہ ہر شخص سمجھ سکے۔ جسے صرف اہل فن ہی جانیں اور وہی اسے سمجھ سکیں اسے عوام کی رہنمائی کسی طرح بھی نہیں کہا جاسکتا۔ یہ صرف دنیا کے فنون اور سائنس کے اکتشافات نہیں جن تک صرف اہل فن کی ہی رسائی ہوتی ہے۔ جو عوام کی پہنچ سے بالا ہیں۔ لیکن دین فطرت کا کوئی ایسا انداز نہیں ہوتا کہ اس تک صرف ایک خاص طبقہ کی ہی رسائی ہو عام لوگ اسے نہ جان سکیں۔

چاند گرہن کب لگتا ہے۔ اسے صرف علم ہیئت والے جانتے ہیں یا وہ جنہوں نے اہل فن سے یہ بات سنی ہو۔ عوام الناس نہیں' آپ کسی عامی سے پوچھ لیں وہ یہ نہ بتا سکے

گا کہ چاند گرہن چاند کی تیرھویں ' چودھویں اور پندرھویں راتوں میں ہی لگتا ہے۔ عوام صرف اتنا جانتے ہیں کہ چاند کو گرہن لگتا ہے اور سورج کو بھی گرہن لگتا ہے گرہن کی راتوں کی تعیین صرف انہی لوگوں کو معلوم ہوتی ہے جو اس فن کے جاننے والے ہوں۔ حضرت امام محمد باقر جب یہ پیشگوئی فرمارہے تھے تو کن لوگوں کو بتارہے تھے کہ رمضان کی پہلی رات چاند کو گرہن لگے گا؟ ظاہر ہے کہ وہ عوام کو ہی یہ بات بتارہے تھے اب آپ ہی فیصلہ فرمادیں کہ رمضان کی پہلی رات سے مراد اس کی کون سی رات ہوگی؟

وہ امت جو مظاہر فطرت کے ساتھ ساتھ چلے ان کی نمازوں کے اوقات پو پھٹنے ' سورج نکلنے سورج کے ڈھلنے غروب ہونے اور رات کے سیاہ ہوجانے سے معلوم ہوتے ہیں۔ رمضان اور عید کا تعین عام رؤیت ہلال سے ہوتا ہے زکوۃ سال پورا ہونے پر فرض ہے اسے عوام وخواص برابر سمجھتے ہیں اسی پیرائیہ میں دین جاننے والوں کو امت امیہ کہتے ہیں۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

انا امة امية لانكتب و لانحسب الشهر هكذا و هكذا و هكذا و عقد الابهام في الثالثة والشهر هكذا و هكذا و هكذا يعني تمام الثلاثين (صحیح مسلم جلد نمبر ا صفحہ ۳۴۷)

(ترجمہ) ہم امت امیہ ہیں ہم لکھنے پڑھنے کے عادی نہیں نہ ہمارے فیصلے علم حساب پر ہوتے ہیں مہینہ ۲۹ دن کا ہوگا یا پھر ۳۰ دن کا اور اسے اپنے تین دفعہ دونوں ہاتھ اٹھا کر بتلایا اور تیسرے دفعہ انگوٹھے کو موڑ لیا یہ ۲۹ کی گنتی ہاتھ کے اشارے بتلادی۔ اس حدیث پر امام نووی (م۶۷۶ھ) شارح مسلم شریف لکھتے ہیں۔

لان الناس لو كلفوا به ضاق عليهم لانه لايعرفه الا افراد و الشرع انما يعرف الناس بما يعرفه جماهيرهم۔

(ترجمہ) اگر لوگوں کو علم حساب کا مکلف ٹھہرایا جائے تو ان پر تنگی ہوگی۔ اس صورت میں اصلی بات کو چند لوگ ہی جانیں گے۔ شریعت لوگوں کو اپنا تعارف اس طرح کراتی ہے کہ اسے سب جان لیں '

بارہویں صدی کے مجدد حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۱۷۶ھ) بھی لکھتے ہیں۔

امیین براء من العلوم المکتسبة (حجتہ اللہ البالغہ جلد ا ص ۸۸)

(ترجمہ) امیین سے وہ لوگ مراد ہیں جو محنت سے حاصل شدہ علوم سے بری الذمہ ہوں۔

مبنی الشرائع علی الامور الظاهرة عندالامیین دون التعمق والمحاسبات النجومیة بل الشریعة واردة باخمال ذکرها وهو قوله صلی الله علیه وسلم' انا امة امیة (جلد نمبر ۲ ص ۴۷)

(ترجمہ) امیین کے ہاں شریعت کے بنا پر امور ظاہرہ پر ہے زیادہ غور وفکر اور ستاروں کے حساب پر نہیں بلکہ اس پر شرعی حکم موجود ہے۔ کہ اسے نظرانداز کرو اور وہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ ہم امت امیہ ہیں۔

حضرت امام محمد باقر کی پیشگوئی کن لوگوں کیلئے تھی؟

اب آپ ہی سوچیں کہ حضرت امام باقر کی پیشگوئی کن لوگوں کے لئے تھی۔ عوام کے لئے یا خواص کے لئے؟ جو گرہن کی راتوں کو چاند کے لئے اور سورج کے لئے الگ الگ جانتے اور پہچانتے ہوں۔ حضرت امام مہدی کے لئے یہ دو آسمانی نشان کن لوگوں کے لئے بتلائے جا رہے ہیں۔ پیشگوئیوں کے اس اصول کے مطابق جو ہم نے عرض کیا۔ یہاں رمضان کی پہلی رات چاند کو گرہن لگنے کی خبر دی جا رہی ہے اس پیشگوئی کے یہ الفاظ کہ جب سے خدا تعالیٰ نے اجرام فلکی کا یہ نظام بنایا ہے ایسا کبھی واقع نہیں ہوا ہوگا۔ اس کی اور تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ واقعی چاند گرہن چاند کی پہلی تاریخ کو کبھی نہیں لگا اور نہ سورج گرہن ہی کبھی وسط مہینہ میں لگا ہے۔ ایسا جب ہوگا تو پہلی دفعہ ہوگا۔

امت امیہ کے ہاں سورج گرہن کا عام تصور:۔

امت امیہ کے ہاں سورج گرہن کا یہ عام تصور نہ تھا کہ یہ چاند کی ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ کی تاریخوں میں ہی لگتا ہے بلکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ زمین کے بڑے بڑے اہم واقعات پر لگتا ہے۔ اتنے بے سمجھ تو وہ بھی نہ تھے کہ سمجھتے ہوں کہ زمین کے بڑے بڑے واقعات اور

اہم حادثات چاند کی ۲۷۔ ۲۸ اور ۲۹ کو ہی واقع ہوتے ہیں دوسرے دنوں میں نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ان کا سورج گرہن کا یہ عام تصور تبھی ہو سکتا ہے۔ کہ امت امیہ حساب کی رو سے چاند اور سورج گرہن کے معینہ تاریخیں نہ جانتی ہو۔

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی بعض لوگوں کا خیال تھا کہ سورج گرہن زمین کے اہم واقعات پر لگتا ہے یہ کوئی خاص تاریخوں کی بات نہیں۔ آنحضرت ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم فوت ہوئے تو اتفاقاً سورج گرہن بھی لگا وہ اپنے خیال کے مطابق اسے اسی سانحہ پر آسمانی آواز غم سمجھنے لگے۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ نے ان کی اصلاح فرمائی۔ ارشاد فرمایا "ان الشمس و القمر من ایات اللہ وانہما لاینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رائیتموھا فکبروا وادعوا اللہ وصلوا وتصدقوا یا امۃ محمد" (صحیح مسلم ا۔ ص ۲۹۵۔ ۲۹۶)

(ترجمہ) بیشک سورج اور چاند خدا کی قدرت کے نشان ہیں انہیں کبھی کسی کی موت کے باعث گرہن نہیں لگتا۔ نہ کسی کی آمد کا نشان ہیں۔ جب تم چاند یا سورج میں سے کسی کا گرہن دیکھو تو اے امت محمد تم اللہ تعالیٰ کی بڑھائی کا ذکر کرو۔ اللہ تعالیٰ کو پکارو نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔

یہ حدیث جس سیاق میں وارد ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ عرب میں تمام لوگ چاند گرہن اور سورج گرہن کے فلکی نظام سے ناواقف تھے انہیں یہ تو پتا تھا کہ چاند اور سورج کو گرہن لگتا ہے۔ لیکن کیوں لگتا ہے؟ وہ اس کے جغرافیائی اور ہیئت کے نظام سے واقف نہ تھے۔ حضرت امام باقران لوگوں کے سامنے یہ پیشگوئی فرما رہے تھے اب آپ ہی فیصلہ کریں سننے والوں کے ذہن میں رمضان کی پہلی رات سے کونسی رات مراد ہوگی۔ اسے خواہ مخواہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات پر محمول کرنا اور اس وقت کے سب عوام کو فن ہیئت اور طبعی جغرافیہ جاننے والا سمجھنا سینہ زوری کے سوا کچھ نہیں یہ ایک راہ دجل سے پیشگوئی کو اپنے اصل موضوع سے نکالنا ہے۔

رمضان کی پہلی رات چاند گرہن کیسے لگ سکے گا؟

چاند گرہن یا سورج گرہن۔ سورج چاند اور زمین تینوں کے ایک خاص ہیئت میں آنے سے لگتے ہیں زمین کا سایہ جب چاند پر پڑتا ہے تو وہاں پر سورج کی روشنی نہیں پہنچتی۔ جس ہیئت پر تینوں اپنی اپنی گردش میں ہوں۔ چاند گرہن تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں کو ہی لگ سکتا ہے اسکے خلاف کبھی نہیں ہوا اور سورج گرہن بھی ۲۷، ۲۸، ۲۹ تاریخوں کو ہی لگتا ہے۔ ان کروں کی گردش اس طرح چلی آرہی ہے۔ اب قیامت کے قریب اللہ تعالٰی کی قدرت خاصہ سے کوئی اور سیارہ اسمیں ایسے رخ پر آجائے کہ چاند پر اسکا سایہ پڑے تو ہو سکتا ہے کہ پہلی رات کا چاند نصف دکھائی دے اور یہ پہلی رات کا چاند گرہن ہو۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی دم دار ستارہ اس مدار میں آجائے اور اسکا سایہ چاند پر پڑے اور چاند کے اتنے حصے پر سورج کی روشنی نہ اترے۔

قیامت کو جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور اسمیں کبھی کسی مسلمان نے شک اور تردد کا اظہار نہیں کیا تو اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ موجودہ نظام فلکی قیامت کے موقع پر بدل جائیگا۔ اس طرح اگر ہم یہ مان لیں کہ امام مہدی جو خود علامات قیامت میں سے ہونگے تو انکے وقت میں چاند کی پہلی رات چاند کو گرہن لگنا کوئی ناممکن بات نہ ہوگی گو اس سے پہلے ایسا کبھی نہ ہوا ہو۔ جب سے کہ اللہ تعالٰی نے زمین و آسمان بنائے اور اس نظام فلکی کو قائم کیا۔

یہ پیشگوئی ابھی پوری نہیں ہوئی نہ ابتک مہدی کا ظہور ہوا ہے

اس تمہید کے بعد ہم علی وجہ القطع و الیقین کہتے ہیں کہ یہ خسوف و کسوف جن کی خبر سنن دار قطنی میں دی گئی ہے کہ مہدی کی وقت میں ایک رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگے گا۔ ابتک نہیں لگے نہ زمین کے نظام فلکی میں ابھی تک کوئی تبدیلی ہوئی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ کہنا کہ مجھ پر یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے محض دھوکہ اور فریب ہے جبکہ اس پیشگوئی کا ابتک پورا نہ ہونا اس بات کا نشان اور دلیل ہے کہ امام آخرالزمان حضرت مہدی ابھی تک نہیں آئے اور مرزا قادیانی کا یہ دعوی بالکل

غلط اور جھوٹ ہے کہ میں مھدی ہوں مسیح موعود ہوں اور حضرت عیسیٰؑ وفات پاچکے ہیں اور وہ میرے ہرگز برابر نہیں۔ اسلام کی رو سے وہ شخص قطعاً مسلمان نہیں جو کہ پیغمبر کی توہین کرے۔ غلام احمد کہتا ہے۔

انیک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجا است تا بہ نہد پا بمنبرم

ترجمہ: ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے یہ میں ہی ہوں جو بشارات کے مطابق آیا ہوں۔ عیسیٰ بن مریم کہاں ہے جو میرے منبر پر پاؤں رکھ سکے (ازالہ اوہام ص۱۵۸) (روحانی خزائن ص۱۸۵ جلد ۳) حضرت عیسیٰؑ بلاشبہ تشریعی پیغمبر تھے اور صاحب کتاب نبی تھے ان کا اس طرح ذکر کرنے والا کیا اپنے لیے غیر تشریعی نبوت کا مدعی ہوگا یہ آپ فیصلہ کریں

جب تک دنیا ہے نظام فلکی سے ٹکراؤ ممکن نہیں

نظام فلکی میں سیاروں کی جو گردشیں ہیں اور ستاروں کی جو گذرگاہیں ہیں وہ شروع دنیا سے ایک ہی نہج پر چلی آرہی ہیں۔ یہ نظام فلکی ہر ۲۲۳ سال میں اپنا ایک دورہ مکمل کرتا ہے اور اس دورے میں جو کچھ ہوا وہی اگلے دورے میں ۲۲۳ سالوں میں پورا ہوتا ہے۔ اس دنیا میں کئی دفعہ رمضان میں ۱۳ اور ۲۸ کو چاند اور سورج کو گرہن لگے ہیں اور جب بھی لگے اس ۲۲۳ سال کے دورے کے بعد اگلے دردورے میں پھر لگے اور یہ نظام فلکی آج تک اسی طرح چلا آرہا ہے جب سے دنیا قائم ہے نظام فلکی سے کوئی ٹکراؤ ممکن نہیں۔ امام باقر کی پیشگوئی کے یہ الفاظ کیا بتارہے ہیں (لم تکونا منذ خلق اللہ السموت والارض)

ترجمہ: ایسے گرہن جب سے زمین آسمان اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں نہیں لگے ہوں گے۔ یہی نا کہ دنیا کے آخر میں ایک ایسا وقت آئیگا کہ نظام فلکی میں تبدیلی ہوگی کہ چاند گرہن پہلی رات کو لگے گا اور اگر یہ کبھی نہ ہوگا تو یہ پیش گوئی جعلی ہے۔

رمضان کی تیرہویں اور اٹھائیسویں کو پہلے کب کب چاند اور سورج گرہن لگے ہیں۔ اسکی مفصل تاریخ اور دیگر اہم معلومات آپ کو مولانا سید ابو احمد رحمانی مونگیری کی کتاب "دوسری شہادت آسمانی" سے ملے گی جو اس پیشگوئی کے متعلق ایک سو صفحے کی

مفصل کتاب ہے البتہ چاند کی پہلی رات کو چاند گرہن اور پندرہ کو سورج گرہن اب تک نہیں لگا اور اس پیشگوئی میں اسکی خبر دی گئی ہے۔

خسوف کسوف کی اصل حقیقت کیا ہے؟

امام محمد باقر کی یہ پیشگوئی بتائی ہے کہ ان دو تاریخوں کا گرہن حیات مہدی کا نشان ہوگا کہ اب یہ دور مہدی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اسلام میں چاند گرہن یا سورج گرہن کیا واقعی کسی کی زندگی کا نشان ہو سکتے ہیں؟ اسکا جواب نفی میں ہے۔ حضور ﷺ کی یہ حدیث ہم اوپر پیش کر آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی قدرت کے دو نشان ہیں یہ کسی کی موت اور کسی کی حیات کا نشان نہیں بن سکتے۔ یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر کئی صحابہ کرام سے مروی ہے اور اسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں جلد ۱ صفحہ ۱۴۲ اور امام مسلم نے اپنی صحیح صفحہ ۲۹۵ جلد ۱ اور امام نسائی نے اپنی سنن صفحہ ۲۱۳ جلد ۱ میں روایت کیا ہے۔ اب اسکے مقابلے میں ایک جعلی روایت کو امام باقر کے نام سے پیش کر کے حضور ﷺ کی طرف منسوب کرنا اور وہ بھی حضور خاتم النبیین ﷺ کے واضح ارشاد کے ٹکراؤ میں ——— اور پھر ایسے الفاظ میں جن کا پرانے نظام فلکی سے بھی ٹکراؤ ہو کسی صاحب علم اور خدا تعالیٰ کا ڈر رکھنے والے شخص کا کام نہیں ہو سکتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دجل و فریب کے لئے اگر ہم کوئی بھی اور دلیل نہ دیں صرف اسکے اس روایت سے استدلال کرنے کو ہی لوگوں کے سامنے لادیں تو یہ قادیانیت کے تابوت میں آخری میخ ثابت ہو سکتی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا صرف ایک یہی دعویٰ نہیں

مرزا غلام احمد کا ایک صرف یہی دعویٰ نہیں کہ میں مہدی ہوں اور میرے اس دعویٰ کی ایک رمضان میں چاند گرہن اور سورج گرہن کی دو شہادتیں ہیں۔ بلکہ اس سے پہلے ایک اور دعویٰ ہے کہ وہ مسیح موعود ہے اور جس طرح اس نے اپنے دعویٰ مہدیت کے لئے یہ بات بتائی کہ رمضان کی پہلی رات سے مراد رمضان کی تیرہویں رات ہے اسی طرح اس نے اپنے دعویٰ مسیحیت کے لئے یہ بات بتائی کہ احادیث صحیحہ میں ہے کہ مسیح

موعود چودھویں صدی میں آئے گا اور یہ چونکہ چودھویں صدی ہے اسلئے میں اس صدی کا مجدد ہوں اور اس امت کا مسیح موعود ہوں۔

مرزا غلام قادیانی کے ہر دعوے کے پیچھے ایسی ہی بے سروپا شہادتیں ہوتی ہیں جس طرح انگریز اپنی سیاست میں کسی ایک بات پر نہیں جمتے اور ہر معرکہ میں گرگٹ کی چال چلتے ہیں۔ بعینہ مرزا قادیانی بھی اپنے کسی ایک دعوے پر جم نہیں سکا۔ نہ وہ اپنے اس دعوے کی تصدیق میں کسی ایک بات پر ٹھہر سکا ہے۔ ہمیں اسکی وجہ صرف یہی سمجھ میں آتی ہے کہ وہ انگریزوں کا خود کاشتہ پودا تھا اور اسے انہی کی راہ پر چلنا تھا۔ کیونکہ سایہ کبھی اپنی اصل سے جدا نہیں ہوتا اور اسکا تو دعویٰ ہی ظلی نبی ہونے کا تھا۔

سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی لائق تبریک ہیں کہ انہوں نے امام محمد باقر کی مذکورہ پیشگوئی پر ایک نہایت مفید رسالہ سپرد قلم فرمایا ہے اور اس سے پہلے پیش لفظ میں مرزا غلام قادیانی کی اور بھی چند بے سروپا باتیں نقل کی ہیں۔ جنکے ساتھ اسکے اس دعوے کو "ایک رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن لگنا میری صداقت کا نشان ہے" سمجھنا اور آسان ہوجاتا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

احقر نے مولانا موصوف کے ارشاد پر یہ چند سطور بطور مقدمہ قلمبند کی ہیں۔ مجھے امید واثق ہے کہ اگر قادیانی لوگ بھی تعصب سے بالاتر رہ کر اسے مطالعہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں بھی الحاد کے ان کانٹوں سے مخلصی عطا فرمادیں گے جو قادیانیوں نے اسلام کی راہ بیضاء میں بچھار کھے ہیں۔

وما ذلک علی اللہ بعزیز

خالد محمود عفااللہ۔

حال وارد انگلینڈ۔

۹۵-۴-۱۲

پیش لفظ

الحمد لله وحده والصلوۃ والسلام علی من لانبی بعده۔
امابعد

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی یوں تو بے شمار ہیں چودھویں صدی کے مجدد سے لیکر دعویٰ نبوت و رسالت تک یہاں تک کہ محمد رسول اللہ ؐ اور خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ ہے اور یوں اس سے آگے ترقی کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا بیٹا ہونے کا دعویٰ اور پھر خدائی صفات سے متصف ہو کر خود خدا ہونے تک کا دعویٰ' یہ سب دعاوی اس کی کتب میں موجود ہیں۔ "دعاوی مرزا" نام سے مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب مرحوم کا ایک مستقل رسالہ اس مضمون کا موجود ہے۔ مرزا کے ان دعاوی کی تفصیل اس میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے لیکن سادہ لوح عوام اور ناواقف مسلمانوں کو شکار کرنے کے لئے یہ لوگ ابتداً ان کے سامنے مرزا غلام احمد کے چودھویں صدی کا مجدد' مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے کہ ہر صدی میں ایک مجدد ہوتا ہے اب چودھویں صدی کا مجدد "مرزا غلام احمد قادیانی" ہے یہ آخری صدی ہے اور اس کا مجدد' مہدی اور مسیح موعود بھی ہے۔ مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ چودھویں صدی آخری صدی ہے لہٰذا میں ہی "مہدی اور مسیح موعود" ہوں۔ پھر اسی پر اکتفا نہ کیا۔ بلکہ بڑی جسارت اور بے حیائی سے اس بات کو حضور سرکار دوعالم کی طرف منسوب کر دیا اور کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چودھویں صدی کا مجدد ہی مسیح موعود ہو گا اور وہ صدی کے سر پر ظاہر ہو گا مرزا قادیانی نے "براہین احمدیہ حصہ پنجم ضمیمہ کے ص ۱۸۸" پر اس جھوٹ کو بڑی شدومد کے ساتھ یوں تحریر کیا۔

"احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ "مسیح موعود" صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہو گا"

"احادیث" عربی میں جمع کثرت کا وزن ہے اور جمع کثرت کم از کم دس سے شروع ہوتی ہے لہٰذا مرزا قادیانی کے دعویٰ کے مطابق کم از کم دس احادیث ایسی ہونی چاہئیں۔ حالانکہ دس احادیث تو کجا احادیث کے پورے ذخیرہ میں ایک ضعیف سے ضعیف حدیث بھی ایسی نہیں پائی جاتی۔ جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چودھویں صدی کا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ اس کے سر پر مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ مرزا قادیانی کا حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سراسر افتراء جھوٹ اور بہتان ہے مرزا قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ افتراء اور باندھ کر آپ کے ارشاد کے مطابق اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا چکا ہے۔ حضور اکرم کا ارشاد گرامی ہے "من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعده من النار" کہ جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

راقم کا ایک اشتہار تقریباً ۲۵ سال سے چھپ رہا ہے جس میں مرزائیوں کو چیلنج کیا گیا ہے کہ کوئی مرزائی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایسی حدیث پیش کردے جس میں آپ نے چودھویں صدی کا ذکر کیا ہو اور فرمایا ہو کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر آئے گا اور یہ کہ وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا راقم اس پر اسے مبلغ دس ہزار روپیہ بطور انعام دے گا۔ لیکن آج تک ماں نے ایسا مرزائی نہیں جنا۔ جو چودھویں صدی کی یہ روایت کتب حدیث سے دکھا کر یہ انعام مذکور حاصل کرے اور مرزا قادیانی کو جہنمی ہونے سے بچائے۔ راقم اپنے چیلنج پر اب بھی قائم ہے۔ لیکن سورج بجائے مشرق کے مغرب سے تو چڑھ سکتا ہے چاند' سورج بے نور ہو سکتے ہیں آسمان پھٹ سکتا ہے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو سکتے ہیں لیکن چودھویں صدی کی یہ حدیث دنیا میں کہیں نہیں مل سکتی۔ اور نہ اب تک کسی کو ملی ہے۔ قادیانیو! خدا کی آگ سے ڈرو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔ فاتقوا النار التی وقودها الناس والحجارة

مہدی اور مسیح ایک شخصیت نہیں:۔

پھر مہدی اور مسیح' احادیث صحیحہ کی روشنی میں دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں ہیں یہ ایک شخصیت کے دو نام نہیں ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے

پیغمبر ہیں جو حضرت مریم کے بطن سے بغیر باپ کے خدا تعالیٰ کی قدرت سے پیدا ہوئے۔ قرآن و حدیث کی تصریحات کے مطابق وہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور قیامت کے قریب وہ آسمان سے دو فرشتوں کے ذریعہ دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار پر جس کا رنگ سفید ہوگا دو زرد چادریں پہنے نازل ہوں گے ان تمام احادیث کو مرزا قادیانی بھی صحیح تسلیم کرتا ہے امام مہدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہوں گے۔ حضرت فاطمۃ الزہراء کی اولاد میں سے ہوں گے نام ان کا محمد ہوگا۔ باپ کا نام عبداللہ ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت وہ دمشق کی جامع مسجد میں موجود ہوں گے اور مسلم شریف کی روایت کے مطابق وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے نازل ہونے کے بعد جماعت کرانے کی پیشکش کریں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام معذرت کریں گے کہ نہیں یہ نماز آپ پڑھائیں میں یہ نماز آپ کے پیچھے ادا کروں گا۔ تاکہ اس امت کی شان ظاہر کی جائے کہ پہلی امت کا نبی آخری عظیم الشان نبی کے اُمتی کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہے ان تمام صریح اور صحیح احادیث کو نظر انداز کرتے ہوئے مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ کیا۔ کہ نہیں یہ دو علیحدہ شخصیتیں نہیں بلکہ یہ ایک ہی شخصیت کے دو لقب ہیں مہدی اور مسیح ایک ہی شخص ہے۔

مرزا قادیانی کی عادت ہے اگر کوئی گرا پڑا قول خواہ وہ موضوع اور غلط ہی کیوں نہ ہو اگر کچھ اس کے مفید مطلب ہے تو اس پر ایک عظیم عمارت کھڑی کر دے گا اور اگر بخاری اور مسلم کی صحیح احادیث ہوں اور وہ اسکے دعویٰ کی تکذیب کرتی ہوں۔ تو (نعوذ باللہ) کہتا ہے کہ انہیں ردی کی ٹوکری میں پھینک دو۔ مرزا نے لکھا ہے کہ مہدی کے متعلق تمام احادیث ضعیف اور ناقابل اعتبار ہیں سوائے ایک احادیث کے "لا مہدی الا عیسیٰ" کہ مہدی نہیں ہے مگر عیسیٰ۔ حالانکہ محدثین کرام اس حدیث کو سند کی رو سے بالکل ناقابل اعتبار قرار دیتے ہیں یہ دوسری صحیح احادیث کے بھی خلاف ہے اور اگر اس حدیث کو باوجود ضعف کے مان لیا جائے تو پھر اس کے معنی ہیں کہ مسیح اور مہدی غایت اتحاد میں ایک ہیں ان کا آپس میں کہیں کوئی معارضہ نہ ہے یہ معنی دوسری صحیح احادیث کے خلاف نہ ہوں گے پھر علماء نے اسے اس طرح تطبیق بھی دی ہے کہ یہاں پر مہدی معروف

اور اصطلاحی معنی میں مراد نہیں ہے جس کی احادیث صحیحہ میں تفصیلی علامات بیان کی گئی ہیں بلکہ یہاں پر "مہدی" لغوی معنی میں ہے یعنی ہدایت یافتہ' کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے پیغمبر ہی ہدایت یافتہ ہیں اور اس وقت یہی ہدایت کا نشان ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ پیغمبر سے زیادہ ہدایت یافتہ اور کون ہو سکتا ہے۔ چنانچہ امام قرطبی اپنی کتاب تذکرہ میں امام مہدی کا ذکر کرتے ہوئے اس میں اس روایت کو نقل کر کے لکھتے ہیں۔ وھذالاینا فی ماتقدم فی احادیث المھدی۔ ای انہ' لا مھدی الا عیسی لعصمتہ و کمالہ فلاینافی وجود المھدی کقولھم "ما فتی الا علی" یعنی بیان سابق میں جو حدیثیں خاص امام مہدی کے باب میں آتی ہیں انکے مخالف یہ روایت نہیں ہے کیونکہ اس حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت و شان .مقابلہ امام مہدی کے بیان کرنا مقصود ہے۔ جس طرح عرب کا یہ مقولہ ما فتی الا علی یعنی کوئی جوان نہیں ہے مگر علی۔ اب ظاہر ہے کہ اس قول کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرت علی کے سوا کوئی اور جوان نہیں ہے بلکہ یہ مطلب ہے کہ حضرت علی ایسے عالی حوصلہ اور صاحب قوت جوان ہیں کہ ان کے مقابلہ میں گویا دوسرا جوان ہی نہیں ہے۔ اس طرح حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی شان ہدایت ایسی عظیم الشان ہے کہ دوسرا ہادی ان کے مقابلہ میں گویا نہیں ہے۔ امام شعرانی نے بھی یہی ذکر کیا ہے۔ یہ معنی اسلئے کئے گئے کہ یہ روایت اپنی ظاہری معنی کے لحاظ سے دوسری احادیث کے خلاف نہ ہو۔ صحیح احادیث کے مطابق یہ دو علیحدہ شخصیتیں ہیں۔

دروغ گو را حافظہ نہ باشد:۔ کے مصداق مرزا قادیانی کو یہ یاد نہ رہا کہ وہ خود اپنی کتاب "تحفہ گولڑویہ" صفحہ ۸۱ میں لکھ چکا ہے کہ احادیث کی رو سے تین شخصیات مشرق سے ظاہر ہوں گی۔ ۱۔ عیسیٰ علیہ السلام ۲۔ مہدی اور ۳۔ دجال' مرزا قادیانی کا احادیث کی رو سے یہ اعتراف' خود اس بات کی واضح دلیل ہے کہ مہدی اور عیسیٰ دو علیحدہ شخصیتیں ہیں ایک نہیں ہیں اگر یہ دونوں ایک شخصیت کے دو لقب تھے تو پھر مرزا قادیانی کو کہنا چاہئے تھا کہ مشرق سے دو شخصیتیں

ظاہر ہوں گی۔ تین کا عدد واضح ثبوت ہے کہ احادیث نبویہ کی رو سے مرزا قادیانی کے نزدیک بھی مسیح اور مہدی دو علیحدہ شخصیتیں ہیں اگر یہ دونوں ایک ہوں تو تین کا عدد کیسے صحیح ہو سکتا ہے پھر تو یہ عیسائیوں کے عقیدہ تثلیث کے مطابق ایک گورکھ دھندہ ہوگا ان کے نزدیک تین میں ایک اور ایک میں تین کا ایک انوکھا اور نرالا فلسفہ ہے اب مرزائیوں کا بھی عیسائیوں کی طرح تثلیث کا عقیدہ ہوگا لیکن ان کے نزدیک دو میں تین اور تین میں دو شخصیتیں ہوں گی یہ قادیانی منطق کوئی عقل کا اندھا ہی قبول کر سکتا ہے عقلمند تو اسے ایک لمحہ کے لئے بھی قبول کرنے کو تیار نہ ہوگا۔

اب اس بحث کو بھی چھوڑیئے کہ یہ دو علیحدہ شخصیتیں ہیں یا ایک اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر افتراء اور بہتان لگاتے ہوئے مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ چودھویں صدی کو بتایا اور ساتھ ہی یہ دعویٰ کیا ہے کہ چودھویں صدی آخری صدی ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے لہذا اب احادیث کی رو سے میں ہی مسیح اور مہدی ہوں۔ کیونکہ اور تو کوئی اس صدی میں یہ دعویٰ کرنے والا موجود نہیں ہے اور میں ہی صرف اس کا مدعی ہوں۔

بہت سے ناواقف اور سادہ لوح مسلمان قادیانی کے اس جھوٹ کو سچ سمجھ کر اس کے اس دھوکہ کا شکار ہو گئے کہ جب احادیث میں آگیا کہ مسیح اور مہدی چودھویں صدی میں آئے گا اور پھر یہ بھی مشہور کر دیا گیا کہ یہ صدی آخری صدی ہے اور کوئی دوسرا مدعی بھی موجود نہیں تو ہو سکتا ہے کہ مرزا ہی مہدی ہو۔ لہذا اس کو مان لیں۔ اگرچہ اسمیں مسیح اور مہدی کی، ظاہری علامات نہیں پائی جاتیں لیکن چونکہ یہ آخری صدی ہے اس لئے ہم مہدی اور مسیح پر ایمان لائے بغیر کیوں مریں چلو اسی کو مان لیتے ہیں۔

کئی ایک نئے مرتد ہونے والے قادیانیوں سے گفتگو کا موقعہ ملا اور ان سے جب دریافت کیا کہ آپ کیوں قادیانی ہو گئے۔ تو انہوں نے کہا کہ مولانا چودھویں صدی جب ختم ہو رہی ہے اور اس کے بعد اور کوئی صدی نہیں ہم تو اس لئے ایمان لے آئے ہیں کہیں ہم مسیح اور مہدی پر ایمان لائے بغیر ہی نہ مر جائیں میں انہیں بتاتا رہا کہ یہ جھوٹ ہے

چودھویں صدی آخری نہیں ہے قرآن وحدیث میں اس کا کہیں ذکر نہیں ہے یہ محض مرزا قادیانی کا افتراء ہے۔ وہ کہتے کہ مولوی صاحب پندرھویں صدی نہیں آئے گی یہی چودھویں صدی آخری ہے ہم باپ دادا سے سنتے آئے ہیں کہ یہ آخری صدی ہے اور اگر آپ کے بقول پندرھویں صدی آگئی تو پھر مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر اس کے جھوٹے ہونے کا اعلان کر دیں گے میں دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے پندرھویں صدی کے آنے تک زندہ رکھے اور آپ بھی زندہ رہیں تاکہ آپ پندرھویں صدی کا آنا اپنے کانوں سے سنیں اور آنکھوں سے دیکھیں۔

پندرھویں صدی کی آمد:-

الحمد اللہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز بندہ کو زندہ رکھا اور پندرھویں صدی میری زندگی میں آگئی جب پندرھویں صدی یکم محرم کا چاند طلوع ہوا تو ناچیز مکہ مکرمہ میں تھا ہم نے الحمد اللہ پندرھویں صدی کا استقبال عمرہ سے کیا۔ یکم محرم رات حرم شریف میں راقم نے بعد نماز مغرب مولانا محمد مکی حجازی صاحب کے ممبر پر تقریر کی اور کہاکہ لوگو گواہ ہو جاؤ۔ آج پندرھویں صدی شروع ہوگئی آپ سب کو نئی صدی کی مبارک ہو' آج مرزا قادیانی کا ایک جھوٹ جو ایک سوسال سے چل رہا تھا ختم ہوگیا ہے اگر مرزا قادیانی واقعی مسیح موعود ہوتا تو آج پندرھویں صدی شروع نہ ہوتی اور چودھویں صدی ختم ہونے پر قیامت آجاتی۔ آج سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہوتا۔ لیکن وہ حسب معمول مشرق سے ہی طلوع ہوا ہے اب ثابت ہوگیا کہ چودھویں صدی آخری صدی نہ تھی اور جس نے چودھویں صدی کو آخری صدی بنا کر مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا وہ جھوٹا تھا۔ پندرھویں صدی کی آمد مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی ایک نہایت روشن دلیل ہے اب پندرھویں صدی کا ہر آنے والا سال ہر مہینہ ہر دن بلکہ ہر گھنٹہ اور ہر منٹ مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کا پکار پکار کر اعلان کر رہا ہے لیکن مرزائی ہیں کہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر ڈٹے ہوئے ہیں میں نے وہیں مکہ مکرمہ سے ایک اشتہار لکھ کر بھیجا تاکہ اسے کثیر تعداد میں چھپوا کر تقسیم کیا جائے اس اشتہار کا عنوان تھا کہ

مرزائیو! چودھویں صدی ختم ہوئی اب توبہ کر لیجئے

اگر مرزائیوں میں خوف خدا ہوتا اور ان کا قیامت پر یقین ہوتا۔ ان میں ایمان کا شائبہ تک ہوتا۔ تو جونہی چودھویں صدی ختم ہو کر پندرھویں صدی شروع ہوئی تھی وہ مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کا برملا اعلان کرتے اس پر لعنت بھیجتے اور مرزائی مذہب کو خیرباد کہتے ہوئے سچے دل سے مسلمان ہوجاتے۔ لیکن وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر بدستور قائم رہے پھر بھی ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں غور و فکر کی توفیق دیں اور وہ اپنی ہٹ دھرمی سے باز آکر اپنی عاقبت سنواریں۔

پندرھویں صدی کا مجدد کون؟

اب غور کریں حدیث نبوی کے مطابق ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا ضروری ہے اب پندرھویں صدی شروع ہے اس کا بھی کوئی مجدد ہوگا۔ اب اگر کوئی مرزا قادیانی کی طرح یہ دعویٰ کردے کہ یہ آخری صدی ہے اور اس صدی کا میں مجدد ہوں اور چونکہ یہ آخری صدی ہے لہٰذا میں ہی مہدی اور مسیح ہوں تو قادیانی اسے کیسے جھوٹا قرار دیں گے۔ اگر وہ پندرھویں صدی کے مدعی کو سچا مان لیں مرزا قادیانی تب جھوٹا اور اگر وہ اس پر ایمان نہ لائیں مرزا قادیانی تب بھی جھوٹا۔ کیونکہ پندرھویں صدی آنے سے چودھویں تو آخری نہ رہی۔ لہٰذا اس صدی کا مدعی تو ہر حال میں جھوٹا ہوگا۔

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا:۔

اب مرزا قادیانی ہر طرف سے مایوس ہو کر (ڈوبتے کو تنکے کا سہارا) کے مصداق امام محمد باقر کے ایک قول کا سہارا لیتا ہے جسے وہ بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے حدیث رسول کہہ کر مسلمانوں کو حسب عادت دھوکہ دیتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی حدیث ہے کہ رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگے گا یہ سچے مہدی کی علامت ہے اب میرے زمانہ میں چاند اور سورج دونوں کو رمضان کے مہینہ میں گرہن لگا لہٰذا میں ہی سچا مہدی ہوں۔ جس پر آسمانی شہادت ہو چکی ہے۔

قطع نظر اسکے کہ مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ مہدی کے متعلق تمام احادیث

ضعیف ہیں اور ناقابل اعتبار ہیں سوائے ایک حدیث کے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اب اس قول کو حدیث رسول قرار دیکر اس پر اتنی عظیم عمارت کھڑی کر دی گئی۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں بڑی شدومد سے اس گرہن کو اپنی صداقت کا ایک عظیم نشان قرار دیا ہے اور اسکے پیروکار بھی اس ناقابل اعتبار قول کو خدا کے خوف سے عاری ہو کر حدیث رسول قرار دیکر مرزا قادیانی کی صداقت کا ڈھنڈورا پوری دنیا میں پیٹ رہے ہیں۔ "انٹر نیشنل ہفت روزہ الفضل لندن" میں چار صفحات کا مفصل مضمون شائع ہوا ہے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر نے سالانہ جلسہ پر مرزا قادیانی کی صداقت پر یہ دلیل پیش کی ہے کہ ایک رمضان میں سورج اور چاند گرہن لگنا مہدی کے ظہور کی علامت ہے۔ قادیانی چودھویں صدی کی طرح اس قول کو بھی حدیث رسول بتلا کر سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں راقم نے ضروری سمجھا کہ اس قول کی اصل حقیقت واضح کی جائے۔ کیا یہ حدیث رسول ہے یا عنواناً صرف امام محمد باقر کا قول ہے؟ اور اگر امام باقر سے منقول ہے تو کیا وہ سند کے لحاظ سے اس قابل ہے کہ اسکو بطور حجت اور دلیل پیش کیا جائے؟ اور اگر بفرض محال اسے صحیح اور قابل حجت بھی مان لیا جائے تو کیا مرزا قادیانی اس قول کے مطابق سچا مہدی ثابت ہوتا ہے؟ اور کیا واقعی اسکے زمانہ میں سورج اور چاند کو گرہن امام محمد باقر کے قول کے مطابق لگا تھا؟ ان تمام سوالات کے جوابات آپکو ان اوراق میں ملیں گے قادیانیوں نے اس قول میں کئی ایک مغالطے دینے کی کوشش کی ہے جنکی وضاحت کی اس ناچیز نے کوشش کی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بھٹکے ہوئے لوگوں کیلئے ذریعہ ہدایت بنائیں اور اگر قادیانی تنہائی میں بیٹھکر ضد اور ہٹ دھرمی کو ایک طرف رکھتے ہوئے غور سے اسے پڑھیں تو

؎ شاید کہ اتر جائے ان کے دل میں میری بات

اور اللہ تعالیٰ ان کیلئے ہدایت کا دروازہ کھول دیں اور وہ جہنم کے سخت عذاب سے بچ جائیں۔

المرتب

ایک رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگنا

الحمد لله وحده والصلوة والسلام علی من لانبی بعده۔
امابعد

ظہور مہدی کا ایک آسمانی نشان:۔

ہفت روزہ "الفضل" انٹرنیشنل لندن جلد نمبر۲ شمارہ (۳۰)۳۱ جمعہ ۹ جولائی ۱۹۹۴ء صفحہ ۹ پر "خدائے قادر کی گواہی کا درجہ رکھنے والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مہتم بالشان پیشگوئی" کے عنوان سے ایک صاحب جن کا نام درج نہیں۔ ان کا چار صفحات پر مشتمل ایک طویل مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں رمضان المبارک کے مہینہ میں چاند اور سورج کے گرھن لگنے کو مرزا قادیانی کی صداقت پر خدا تعالیٰ کی گواہی کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس گرہن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مہتم بالشان پیشگوئی قرار دیتے ہوئے مضمون نگار نے اس پیشگوئی کی نسبت بار بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی ناکام کوشش کی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آپ پر دانستہ جھوٹ بولنے والے کا ٹھکانہ جہنم میں ہے۔ قادیانی اکثر اس پیشگوئی کا ذکر کرکے دھوکہ دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں مذکور مضمون نگار نے بھی اس مضمون میں کئی ایک مغالطے دیئے ہیں۔ درج ذیل سطور میں ان مغالطوں کی نشاندہی کی جاتی ہے تاکہ قارئین کرام خود فیصلہ کرسکیں کہ اصل پیشگوئی کیا تھی؟ اور مرزا قادیانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی کیا سچا مہدی مانا جاسکتا ہے؟

پہلا مغالطہ:۔

سب سے بڑا مغالطہ تو یہ ہے کہ اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مہتم بالشان پیشگوئی بتایا گیا ہے اور مضمون نگار نے بار بار اس نسبت کا تکرار کیا ہے حالانکہ اس روایت کے ظاہر الفاظ کے مطابق بھی یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث قطعاً نہیں بلکہ اسے امام محمد باقر کا ایک قول بتایا گیا ہے احادیث کے ذخیرہ میں یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہیں بھی مذکور نہیں ہے اور نہ ہی

امام محمد باقر نے اسے "قال رسول اللہ" کہہ کر حضور کی طرف منسوب کیا ہے لہٰذا اس قول کو حدیث رسول بنا کر پیش کرنا سرکار دوعالم ﷺ پر بہتان عظیم اور کذب وافتراء ہے اور حسب حدیث ایسا کرنے والے کا ٹھکانہ جہنم میں ہے ہم بلاخوف تردید قادیانی امت کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اسے حضور سرکار دوعالم ﷺ کی مرفوع حدیث ثابت کریں اور دس ہزار روپے کا نقد انعام پائیں' ہے کوئی قادیانی مرد میدان جو اپنے بنائے ہوئے نبی کو سچا ثابت کرسکے اور یہ انعام حاصل کرے؟

دوسرا (۲) مغالطہ

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ کے مصداق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح اور صحیح احادیث میں امام مہدی کی تفصیلی علامات مذکور ہیں جن میں امام مہدی کا نام "محمد" ان کے باپ کا نام "عبداللہ" ان کا خاندان اور نسب حضرت فاطمہ الزہراء سے بتایا یعنی وہ فاطمی سید ہوگا۔ مکہ مکرمہ میں بیت اللہ شریف کے پاس بیٹھا ہوگا اور لوگ اسکی بیعت کریں گے امام مہدی حج کریں گے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت دمشق کی جامع مسجد میں نماز کے وقت موجود ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھانے کی پیش کش کریں گے پھر عیسیٰ علیہ السلام سے مل کر یہودیوں سے جنگ کریں گے یہودیوں کا دنیا میں نام و نشان مٹ جائے گا۔ امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں پوری دنیا پر اسلام کو غلبہ نصیب ہوگا۔ شرک وکفر کا نام ونشان نہ رہے گا ظلم مٹ کر عدل وانصاف قائم ہوگا۔ جنگیں اور جھگڑے ختم ہوجائیں گے شیر اور بکری ایک گھاٹ سے پانی پیئیں گے اور اسی قسم کی دیگر واضح اور صریح علامات ہیں جن میں سے کوئی ایک بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی گئی ان تمام واضح علامات کو چھوڑ کر ایک ایسے قول کا سہارا لینے کی کوشش کی۔ جو سنداً بالکل غلط انتہائی ساقط اور ناقابل اعتبار ہے ذرا اس کی سند کا حال ملاحظہ فرماویں۔ اس روایت کا پہلا راوی "عمرو بن شمر" ہے اس کے متعلق فن رجال کے مشہور امام علامہ شمس الدین ذہبی رحمتہ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب "میزان الاعتدال" جلد نمبر۲ صفحہ ۲۶۲ پر لکھتے ہیں۔ لیس بشیئی کذاب' رافضی' یشتم الصحابة' یروی الموضوعات عن الثقات

منکرالحدیث، لایکتب حدیثه متروک الحدیث ان نو "ن"والوں سے راوی کی "جلالت شان" واضح ہو رہی ہے کہ یہ کذاب رافضی تھا صحابہ کرام کو گالیاں دیتا تھا من گھڑت اور جھوٹی روایات بنا کر ثقہ لوگوں کی طرف منسوب کرتا تھا۔ منکر الحدیث اور متروک الحدیث تھا اسکی حدیث نہ لکھی جائے، دوسرا راوی "جابر" ہے اس نام کے بہت سے راوی ہیں یہاں کون سا "جابر" مراد ہے کسی کو کچھ پتہ نہیں ایک مجہول آدمی ہے شاید یہ "جابر" جعفی ہو، جسکے متعلق امام اعظم ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جس قدر مجھے جھوٹے لوگ ملے ہیں "جابر جعفی" سے زیادہ جھوٹا میں نے کسی کو نہیں پایا۔

تیسرا راوی "محمد بن علی" ہے اس نام کے بہت سے راوی ہیں اس کی کوئی دلیل نہیں کہ اس "محمد" سے "محمد باقر" ہی مراد ہوں۔ کیونکہ "عمرو بن شمر" مذکور کی عادت تھی کہ وہ ثقہ راویوں کی جانب من گھڑت "موضوع" روایت منسوب کر کے نقل کیا کرتا تھا۔

اب از راہ انصاف غور فرمالیں کہ صحیح روایات میں دی گئی واضح علامات کو چھوڑ کر کس بات پر استدلال کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ جب اسکی سند کا یہ حال ہے تو وہ کیسے قابل حجت ہو سکتی ہے اور پھر عقائد جیسے اہم معاملہ میں جس میں قطعیات کے سوا کوئی دلیل قابل قبول نہیں ہوتی۔

تیسرا مغالطہ بفرض محال اسے امام محمد باقر کا قول مان بھی لیا جائے اور اس کی ناقابل اعتبار سند سے صرف نظر بھی کر لیا جائے تو بھی اس سے مرزا قادیانی اپنے دعوے میں سچا ثابت نہیں ہوتا۔ اور وہ اس قول کا ہرگز مصداق نہیں بنتا۔ کیونکہ امام محمد باقر فرماتے ہیں ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق الله السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه ولم تکونا منذ خلق الله السموات والارض (دار قطنی جلد نمبر ا صفحہ ۱۸۸)

ترجمہ:۔ یعنی ہمارے مہدی کی دو علامتیں ایسی ہوں گی کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے ایسی علامتیں کبھی ظہور میں نہیں آئی ہوں گی۔ ایک تو چاند

گرہن لگے گا رمضان کی پہلی رات میں اور دوسرا سورج گرہن لگے گا رمضان کے نصف میں اور جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے ایسے گرہن (ان تاریخوں میں) کبھی نہیں لگے ہوں گے۔

مرزا قادیانی کے زمانہ میں رمضان کی جن تاریخوں میں یہ گرہن لگا تھا وہ اس قول کے مطابق نہیں ہے بلکہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں رمضان کی ۱۳ کو چاند گرہن اور ۲۸ کو سورج گرہن لگا اور قانون قدرت کے مطابق ان تاریخوں میں اس سے قبل ہزاروں مرتبہ ایسے گرہن لگ چکے ہیں امام باقر کے قول کے مطابق امام مہدی کی علامت یہ ہوگی کہ خلاف معمول چاند گرہن رمضان کی پہلی تاریخ میں لگے گا اور سورج گرہن بھی خلاف معمول رمضان کے نصف میں لگے گا جبکہ اس سے پہلے ان تاریخوں میں جب سے آسمان اور زمین بنے ہیں کبھی بھی ایسا گرہن نہیں لگا ہوگا۔

قارئین کرام خدارا انصاف کریں۔ کیا مرزا قادیانی اس قول کے مطابق سچا مہدی ثابت ہوا؟ جبکہ اسکے زمانہ میں چاند اور سورج دونوں گرہن امام محمد باقر کی بیان کردہ تاریخوں میں نہیں لگے۔ بلکہ اس قسم کے گرہن ہزاروں مرتبہ اس سے پہلے بھی لگ چکے ہیں۔

چوتھا مغالطہ

مرزا قادیانی نے اس قول کی تاویل کرتے ہوئے اسے اپنے اوپر یوں چسپاں کیا ہے کہ قانون قدرت ہے کہ چاند گرہن ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ ان تین تاریخوں میں کسی ایک تاریخ میں لگتا ہے جب چاند اپنے شباب پر ہوتا ہے اور سورج گرہن چاند کی ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹ تین تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ میں لگتا ہے لہٰذا رمضان کی پہلی رات سے مراد چاند گرہن کی تین راتوں میں سے پہلی رات یعنی ۱۳ رمضان کی رات مراد ہے اور نصف رمضان سے مراد سورج گرہن کے تین دنوں میں سے درمیانہ دن یعنی ۲۸ رمضان مراد ہے لہٰذا مرزا قادیانی کے زمانہ میں ۱۳ کو چاند اور ۲۸ کو سورج گرہن جو لگا وہ امام محمد باقر کے قول کے عین مطابق ہے۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ روایت کے الفاظ پر دوبارہ غور فرمالیں روایت کے الفاظ قادیانی کی اس بیہودہ اور لچر تاویل کے ہرگز متحمل نہیں۔ امام باقر نے اول لیلۃ

من رمضان فرمایا جس سے واضح طور پر رمضان کی پہلی رات مراد ہے آپ نے اول لیلۃ من لیلا لی الکسوف نہیں فرمایا کہ جس سے ۱۳ کی رات مراد لی جائے دنیا میں کوئی کم عقل ہی ہوگا جو ۱۳ رمضان کو اول رمضان کہتا ہو۔ اسی طرح فی النصف منہ سے مراد رمضان کی نصف یعنی پندرہ تاریخ مراد ہوگی۔ اٹھائیس تاریخ جو کہ رمضان کی آخری تاریخ کہلاتی ہے کو نصف رمضان قرار دینا کسی عقل کے اندھے ہی کا کام ہو سکتا ہے کوئی عقل مند ۲۸ رمضان کو نصف رمضان نہیں کہہ سکتا۔ نیز ۲۸ تاریخ کو ۲۷ اور ۲۹ کی درمیانی تاریخ کہا جائے گا۔ نصف نہیں کہا جاسکتا۔ نصف اور وسط کا فرق بڑا واضح ہے درمیانی تاریخ کو کبھی مہینے کا نصف نہیں کہتے۔ جس طرح تین چیزوں میں دوسری نصف نہیں بلکہ درمیانی کہا جاسکتا ہے۔

پانچواں مغالطہ مرزا قادیانی کا یہ مغالطہ اور تاویل اس لئے بھی باطل ہے کہ اس قول میں امام محمد باقر نے دو مرتبہ یہ جملہ دھرایا ہے لم تکونا منذ خلق اللہ السموات والارض یعنی ہمارے مہدی کے دو نشان ایسے ہوں گے کہ جب سے آسمان زمین بنے ہیں تب سے ایسے نشان ظاہر نہیں ہوئے ہوں گے یہ قول اسی صورت میں صحیح ہو سکتا ہے کہ جب اسے ظاہر الفاظ کے مطابق رکھا جائے یعنی رمضان کی پہلی اور پندرھویں تاریخیں ہی مراد لی جائیں کیونکہ جب سے آسمان زمین بنے ہیں ان تاریخوں میں کبھی چاند اور سورج گرہن نہیں لگا۔

یہ گرہن لگنا بطور خرق عادت ہوگا ان گرہنوں کو ۱۳ اور ۲۸ میں لانا انہیں گرہنوں کی عادت کے دائرہ میں کھینچنا ہے حالانکہ الفاظ روایت میں اسے پیش ہی خرق عادت کے طور پر کیا گیا ہے فرمایا لم تکونا منذ خلق اللہ السموات والارض، ۱۳ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن مرزا قادیانی سے پہلے بھی ہزاروں مرتبہ لگ چکا ہے چنانچہ ماہر نجوم مسٹر کیتھ کی کتاب "یوز آف دی گلوبز" اور اسی طرح "حدائق النجوم" دونوں کتابوں میں ۱۸۰۱ء تا ۱۹۰۱ء ایک صدی کے گرہنوں کی فہرست دی گئی ہے اس میں سے صرف پینتالیس سالوں میں تین مرتبہ انہی تاریخوں میں چاند اور سورج گرہن لگا۔

پہلی مرتبہ ۳/ جولائی ۱۸۵۱ء مطابق ۱۳/ رمضان ۱۲۶۷ھ

دوسری مرتبہ ۲۱/ مارچ ۱۸۹۴ء مطابق ۱۳/ رمضان ۱۳۱۱ھ

تیسری مرتبہ ۲۶/ مارچ ۱۸۹۵ء مطابق ۱۳/ رمضان ۱۳۱۳ھ

مسٹر کیتھ کی کتاب "یوز آف دی گلوبز" اور "حدائق النجوم" ان دونوں کی فہرست کے مطابق پینتالیس (۴۵) سال کے قلیل عرصہ میں تین مرتبہ گرہن لگنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے قبل انہیں تاریخوں میں کئی مرتبہ اور لگ چکا ہوگا۔

گرہن کے متعلق ایک اہم قائدہ:۔ انسائیکلوپیڈیا آف بریٹنکا کی ۲۷ ویں جلد میں گرہنُ کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو تریسٹھ برس پہلے سے ۱۹۱۱ء کا تجربہ لکھا ہے۔ جس کے بعد وہ لکھتے ہیں کہ ہر ثابت شدہ یا مانا ہوا گھن ۲۲۳ برس قبل اور بعد میں اسی قسم کا گرہن ہوتا ہے یعنی وہ مانا ہوا گرہن جس مہینہ میں جس طور اور جس وقت کا ہوگا ۲۲۳ برس قبل اور بعد بھی انہیں خصوصیات کے ساتھ ویسا ہی دوسرا گرہن ہوگا۔ اب اس حساب کی روشنی میں غور کرلیں۔ جب ۱۲۶۷ ہجری سے ۱۳۱۳ تک چھیالیس برس میں تین مرتبہ گرہنوں کا اجتماع رمضان المبارک کی ۱۳ اور ۲۸ تاریخ کو ہوا ہے تو حسب قاعدہ دیکھا جائے کہ کس کس وقت گرہنوں کا اجتماع ۱۳/ اور ۲۸ رمضان میں ہوا۔

چھٹا مغالطہ:۔ مرزا قادیانی نے حقیقت الوحی میں دبے لفظوں میں یہ اقرار کیا ہے اس سے پہلے بھی ان تاریخوں پر رمضان میں گرہن لگ چکے ہیں۔ اور اسے یوں بدلا ہے کہ رمضان کی ۱۳ کو چاند گرہن اور ۲۸ کو سورج گرہن اگر پہلے کہیں لگا بھی ہے تو اس زمانہ میں کوئی مدعی موجود نہ تھا۔ مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک مغالطہ ہے جو اسکی دروغ گوئی یا جہالت کی بین دلیل ہے۔ اول تو امام باقرؒ کے قول میں یہ کہیں موجود نہیں کہ اس زمانہ میں کوئی مدعی موجود ہوگا' بلکہ سچے مہدی کے یہ دو نشان ہیں جو اس کے زمانہ میں پائے جائیں گے۔ علاوہ ازیں ذیل میں چند مدعیوں کے نام پیش کئے جاتے ہیں جنہوں نے گرہن کی انہی تاریخوں میں دعویٰ کیا ہے یہ چند نام جو ہمارے علم میں ہیں ذکر

کے بارے ہیں واقع میں کتنے ہوئے انہیں ماہرین تاریخ ہی جان سکتے ہیں۔

ا۔ ۱۱۷ھ مطابق ۷۳۶ء رمضان کی ۱۳ اور ۲۸ تاریخوں میں گرہن لگا تو اس وقت "ظریف" نامی ایک بادشاہ موجود تھا جو صاحب شریعت نبی ہونے کا مدعی تھا۔

۲۔ ۱۱۶ھ مطابق ۷۷۹ء رمضان کی انہیں تاریخوں میں گرہن لگا جبکہ اس وقت "صالح" نامی مدعی موجود تھا پھر اسی کے دور میں ۱۶۳ھ مطابق ۷۸۰ء کو بھی رمضان کی مذکورہ تاریخوں میں گرہن لگا۔

۳۔ ۳۴۶ھ مطابق ۹۵۹ء رمضان کی انہیں تاریخوں میں گرہن لگا اور اس وقت ابو منصور عیسیٰ مدعی نبوت موجود تھا۔

۴۔ ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۸۴ء میں انہی تاریخوں میں گرہن لگا جبکہ امریکہ میں مسٹر ڈوئی اس وقت مسیح موعود ہونے کا جھوٹا مدعی موجود تھا اور اسوقت بہاؤاللہ ایرانی بھی مدعی موجود تھا۔

۵۔ ۱۳۱۲ھ مطابق ۱۸۹۵ء میں انہی تاریخوں میں گرہن لگا جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے علاوہ بہاؤ اللہ ایرانی ایران میں، مسز فروٹی اور مسٹر ڈوئی امریکہ میں موجود تھے جبکہ مرزا قادیانی یہ صریح جھوٹ بولتا ہے کہ اس گرہن کے وقت میں مہدی موعود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہ تھا۔

اب غور فرماویں کہ جب رمضان کی انہی تاریخوں میں پہلے بھی کئی مرتبہ گرہن لگ چکا ہے اور اس زمانہ میں مدعی بھی موجود ہیں تو پھر یہ گرہن مرزا کی صداقت کی دلیل کیسے بن سکتا ہے فاعتبروا یااولی الابصار

ساتواں مغالطہ :۔ مرزا قادیانی لفظ "قمر" سے ایک اور بڑا مغالطہ دیتا ہے۔

چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب (انجام آتھم، روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۱) پر تحریر کرتا ہے کہ حدیث میں چاند گرہن کے بارے میں قمر کا لفظ آیا ہے۔ بس اگر یہ مقصود ہوتا کہ پہلی رات میں چاند گرہن ہوگا تو حدیث میں "قمر" کا لفظ نہ آتا۔ بلکہ ہلال کا لفظ آتا کیونکہ کوئی شخص اہل لغت اور اہل زبان میں سے پہلی رات کے چاند پر لفظ "قمر" کا اطلاق نہیں کرتا۔ بلکہ وہ تین رات تک ہلال کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ یہ لوگ اس علمیت

کے ساتھ مولوی کہلاتے ہیں۔ ابتک یہ خبر نہیں کہ پہلی رات کے چاند کو عربی میں کیا کہتے ہیں۔ پھر علماء پر مزید غصہ نکالتے ہوئے۔ اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۳۸، ۱۳۹ میں لکھتے ہیں۔ اے حضرات خدا سے ڈرو جبکہ حدیث میں "قمر" کا لفظ موجود ہے۔ اور بالاتفاق "قمر" اسکو کہتے ہیں جو تین دن کے بعد یا سات دن کے بعد کا چاند ہوتا ہے۔ تو اب "ہلال" کو کیونکر "قمر" کہا جائے۔ ظلم کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔

اب اسے مرزا قادیانی کی بے خبری اور جہالت کہا جائے یا اسکا مغالطہ اور صریحاً دھوکہ! فیصلہ قارئین کرام پر چھوڑا جاتا ہے۔ مرزا اس زور سے دعوی کررہا ہے کہ "قمر" کا اطلاق پہلی تاریخوں پر نہیں ہوتا اسکا اطلاق تین یا سات راتوں کے بعد ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ "قمر" جسطرح تیسری یا چوتھی یا ساتویں تاریخ کے چاند کو کہتے ہیں۔ اسی طرح مہینہ کی اول کی شب سے لیکر آخر تک کے چاند کو بھی عربی میں "قمر" کہتے ہیں۔ اس کو اس طرح سمجھ لیں کہ چاند کے مختلف اوقات اور مختلف صفات کے لحاظ سے مختلف نام رکھے گئے ہیں۔ مثلاً ہلال، بدر وغیرہ۔ اس لئے ضروری ہے کہ اسکا کوئی اصلی نام بھی ہو۔ جس پر یہ مختلف حالتیں طاری ہوتی ہیں اور وہ سب میں مشترک ہو اور وہ لفظ "قمر" ہے۔ اسکی مختلف حالتوں کی وجہ سے اسکے مختلف نام ہوتے ہیں۔ یعنی اصلی نام کے سوا اکثر دوسرے نام لئے جاتے ہیں اور جب وہ حالت نہیں رہتی تو صرف اصلی نام لیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو لغت کی مشہور کتاب قاموس اور اسکی شرح تاج العروس "الہلال غرۃ القمر وھی اول لیلۃ" یعنی ہلال قمر کی پہلی رات کو کہتے ہیں۔ دیکھئے مسئلہ کیسا صاف روشن ہوگیا کہ "قمر" ایسا لفظ ہے کہ پہلی رات کے چاند کو بھی کہتے ہیں اور اسے "ہلال" بھی کہتے ہیں۔

صاحب تاج العروس لکھتے ہیں۔ "یسمی القمر للیلتین من اول الشھر ہلالاً" یعنی مہینہ کی پہلی دو راتوں میں "قمر" کا نام ہلال رکھا جاتا ہے۔ اس سے بخوبی ظاہر ہورہا ہے کہ پہلی اور دوسری رات کے چاند کو "قمر" تو کہتے ہی ہیں۔ مگر ہلال بھی اسکا نام ہے۔ "لسان العرب" میں بھی یہی عبارت ہے اور یہ لغت کی ایسی مشہور اور مستند

کتاب ہے کہ مرزا قادیانی بھی اسے مستند مانتا ہے۔

یہ کتب کے چند حوالے پیش کیے گئے ہیں۔ جن سے ثابت ہوگیا کہ پہلی رات کو چاند کو "قمر" کہتے ہیں۔ مگر اسکی حالت خاص کیوجہ سے ہلال اور بدر بھی کہا جاتا ہے نہ یہ کہ اس رات کے چاند کو "قمر" کہنا غلط ہے۔ ان شاہدوں کے علاوہ عظیم الشان شاہد قرآن مجید کا محاورہ ہے۔ ملاحظہ کیا جائے۔ سورت یٰسین میں ہے۔ والقمر قدرنا منازل حتی عاد کالعرجون القدیم" (الآیۃ) یعنی "قمر" کیلئے ہم نے منزلیں مقرر کی ہیں۔ اسکے بموجب ترقی کرتا ہے۔ پھر اسکی حالت کو تنزل ہوتا ہے۔ یہاں تک سوکھی ٹہنی خمیدہ کے مثل ہوجاتا ہے۔

دوسری آیت سورت یونس کی ہے۔ ھوالذی جعل الشمس ضیاء القمر نورا وقدرہ منازل لتعلموا عددا لسنین والحساب۔ (الآیۃ) یعنی اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے جس نے "شمس" (سورج) چمکدار اور "قمر" (چاند) کو نور بنایا اور اسکے لئے منزلیں مقرر کیں۔ تاکہ تم برسوں کی گنتی کرسکو اور حساب جان سکو۔ اہل علم اور عقل ودانش پر سورج کی طرح روشن ہورہا ہے کہ ان دونوں آیتوں میں پورے مہینے کے چاند کو "قمر" کہا ہے۔ خواہ وہ پہلی رات کا چاند ہو یا کسی دوسری تاریخ کا اور قرآن کریم میں یہ صرف دوجگہوں پر نہیں۔ بہت جگہوں پر پورے مہینے کے چاند کو "قمر" کہا گیا ہے۔ قرآن کریم کے استعمال اور اہل لغت کی صراحت کے بعد یہ بات واضح ہوگئی کہ جسطرح چاند اردو زبان میں ہر رات کے چاند کو کہتے ہیں۔ اسی طرح عربی میں ہر رات کے چاند کو "قمر" کہتے ہیں۔ خواہ وہ پہلی رات کا چاند ہو یا کسی دوسری رات کا۔ چونکہ عربی زبان اور اردو زبان سے بڑی وسیع ہے۔ اسلئے عربی میں بعض خاص حالت کی نظر سے اسے ہلال اور بعض حالت میں اسے بدر کہا ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ ان خاص حالتوں میں چاند پر لفظ قمر کا اطلاق نہیں ہوتا بلکہ یہ مطلب ہے کہ اس خاص حالت کے وقت چاند کیلئے دو لغت ہوگئے۔ ایک وہی اصل لفظ "قمر" اور دوسرا "ہلال یا بدر"۔ فصحاء عرب حسب موقع اور ضرورت ہر ایک لفظ کا استعمال کرسکتے ہیں۔ اب اس تفصیل کے بعد ہر ذی علم پر یہ

بات واضح ہو گئی کہ مرزا قادیانی نہ تو لغت سے کوئی واقفیت رکھتا ہے اور نہ ہی قرآن جانتا ہے۔ اپنی اس جہالت کے باوجود الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق علماء کو کہہ رہا ہے۔

اے نادانو! آنکھوں کے اندھو، مولویت کو بدنام کرنے والو۔ سوچو کہ حدیث چاند گرہن میں "قمر" کا لفظ آیا ہے اب قارئین خود فیصلہ فرمادیں کہ نادان، عقل کا اندھا اور مولویت بلکہ مہدویت کو بدنام کرنے والا کون ہے؟ امام محمد باقر نے لفظ "قمر" کا اطلاق لغت اور قرآن و حدیث کی تصریح کے مطابق بالکل درست کیا ہے۔ کیونکہ "قمر" پورے مہینے کے چاند کو ہی کہتے ہیں۔ اور اس چاند کی پہلی تاریخ کو گرہن خرق عادت کے طور پر ہوگا۔ کہ جب سے آسمان و زمیں بنے ہیں چاند کی پہلی تاریخ کو کبھی گرہن نہیں لگا۔ تبھی تو مہدی کے لیے نشان بنے گا۔ بصورت دیگر تو ۱۳، ۱۴، ۱۵ ان تاریخوں میں تو ہمیشہ سے لگتا آیا ہے یہ نشان نہیں بن سکتا۔

آٹھواں مغالطہ :-

مرزا غلام احمد نے دار قطنی کے اس قول کو نقل کرتے ہوئے کتاب سنن دار قطنی کا مرتبہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے برابر کرنے کیلئے اسے صحیح دار قطنی کے نام سے پیش کیا ہے سنن دار قطنی کا ان کتابوں کے درجہ میں ہونا تو درکنار یہ صحاح ستہ میں سے ہی نہیں چہ جائیکہ اسے صحیح دار قطنی کے نام سے پیش کیا جائے ہم قادیانیوں کو کئی دفعہ چیلنج دے چکے ہیں کہ قدمائے محدثین میں سے کسی ایک محدث کا قول دکھائیں جس نے سنن دار قطنی کو صحیح دار قطنی قرار دیا ہو، دار قطنی کو صحیح دار قطنی لکھنا اجماع امت کیخلاف ہے۔ کسی عالم کسی محدث کسی مجدد نے اس کتاب کو صحاح میں داخل نہیں کیا اور نہ کسی نے اسے صحیح دار قطنی کہا۔ نہ اسکا مولف اسکا دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے اس میں صحیح حدیثوں کا التزام کیا ہے۔ ہم اسکے خلاف علامہ عینی کی ایک عبارت پیش کرتے ہیں جس سے جلی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اسے صحیح دار قطنی کہنا کسی پڑھے لکھے آدمی کا کام نہیں ہاں مغالطہ دینے کیلئے مرزا غلام احمد قادیانی کچھ کا کچھ لکھ سکتا ہے اس پر علم و دیانت اور صدق و شرافت کی کوئی گرفت نہیں۔

حضرت علامہ حافظ بدر الدین العینی سنن دار قطنی کے بارے میں لکھتے ہیں:

و قدروی فی سننه احادیث سقیمة و محلولة و منکرة و غریبة و موضوعة – و لقد روی احادیث ضعیفة فی کتابه الجهر بالبسملة واحتج بها مع علمه فی ذلک فی ان بعضهم استحلفه علی ذلک فقال لیس فیه حدیث صحیح۔
(عمدۃ القاری جلد ۶ صفحہ ۱۲)

(ترجمہ) دار قطنی نے اپنی سنن میں سقم (کمزوری) رکھنے والی احادیث وہ روایات جنکی سند میں علت پائی جائے۔ دوسرے رواۃ جن کا انکار کر دیں غریب اور من گھڑت قسم کی روایات نقل کی ہیں۔ نماز میں بسم اللہ اونچی پڑھنے کے بارے میں دار قطنی نے کئی ضعیف روایات نقل کی ہیں اور انکا ضعیف جانتے ہوئے انہیں روایات کیا ہے یہاں تک کہ بعض حضرات نے انہیں اس پر حلف دیا کہ ان میں کوئی سچی روایت ہو تو بتادو۔ دار قطنی نے کہا کہ اس باب میں کوئی بھی صحیح حدیث نہیں ملتی۔

سورج گرہن اور چاند گرہن کی اس پیش افتادہ روایت کے سلسلہ میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ تمام ذخیرہ احادیث میں کیا مرزا غلام احمد کے نصیب میں یہی ایک روایت رہ گئی تھی جسے کسی تاویل سے بھی حدیث نہیں کہا جاسکتا یہ صرف امام محمد باقر کا قول ہے اور وہ بھی اس طرح کہ اس سے نچلے ضعف راویوں کے ضعیف کو یکسر ایک طرف رکھا جائے۔ مرزا غلام احمد نے اپنی اس پیش کردہ روایت کو سنن دار قطنی کی بجائے صحیح دار قطنی کہہ کر پیش کیا ہے کہ شاید علماء لفظ "صحیح" کے چکر میں آجائیں۔ کیا مرزا صاحب کے اس حیلہ سے یہ انتہائی قسم کی معلول روایت صحیح سمجھی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں، کیا یہی وہ راہ انصاف ہے جس سے کسی روایت کی پرکھ ہوتی ہے جو قادیانی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ مرزا صاحب کا مجددانہ کارنامہ ہے کہ جس کتاب کو صدیوں سے کسی نے صحیح دار قطنی نہ کہا تھا۔ مرزا صاحب نے اسے صحیح کہہ دیا تو ہمیں ان کے علم و فہم پر بہت افسوس ہوتا ہے کیا یہی وہ کارنامہ ہے جس کے لئے مجدد مبعوث ہوتے ہیں۔

فاعتبروا یااولی الابصار۔

آخر میں قادیانی احباب کی خدمت میں مرزا قادیانی کے چند اشعار پیش کئے جاتے ہیں

جن میں مرزا قادیانی نے احادیث کی روشنی میں امام مہدی کی چند نشانیاں بیان کیں ہیں۔

بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا　　یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا

کھیلیں گے بچے سانپوں سے بے خوف بے گزند　　پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند

(تحفہ گولڑویہ ص۷۲روحانی خزائن ص۱۸۷ جلد ۱۷)

ذرا سینے پر ہاتھ رکھ کر قسم اٹھا کر کہیں اب دنیا میں کیا یہی حالات ہیں جنکا ذکر مرزا قادیانی نے احادیث کی روشنی میں اپنے اشعار میں کیا ہے یا معاملہ سراسر اسکے برعکس ہے عیاں راچہ بیان اب تو مرزا قادیانی کو گزرے ہوئے بھی ایک صدی ہونیوالی ہے اور حالات دن بدن بد سے بدتر ہوتے جارہے ہیں عیسائی بڑھتے جارہے ہیں یہودی طاقتور ہوتے جارہے ہیں مسجد اقصیٰ انکے ہاتھ میں چلی گئی ہے جگہ جگہ لڑائیاں اور جنگیں ہیں بلکہ اس "مہدی" کے بعد دنیا میں دو عظیم عالمی جنگیں ہوئیں اور آج تک دنیا کے مختلف حصوں میں جنگیں جاری ہیں۔ بھائی بھائی کا گلا کاٹھ رہا ہے۔ جان، مال عزت و آبرو کی کوئی حفاظت نہیں ہر آدمی خوف زدہ اور پریشان ہے حتی کہ خود قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر بھی بغیر باڈی گارڈوں اور محافظوں کے کہیں چل پھر نہیں سکتا اور خوف کے مارے اپنے ملک پاکستان اور اپنے ہیڈ کوارٹر ربوہ میں بھی نہیں جاسکتا۔ اور یہیں لندن میں پناہ گزینی کی عبرتناک زندگی بسر کر رہا ہے اگر مرزا سچا مہدی ہوتا تو "قادیان" جو اسکا مولد و مدفن ہے اور جسے مرزا قادیانی نے مکہ مکرمہ کے مقابلہ میں "دارالامان" قرار دیا تھا اس میں اسکی اولاد اور خاندان کو تو امن حاصل ہوتا اور وہ بھاگ کر پاکستان نہ جاتے۔ اور پھر جب پاکستان میں بھی امن حاصل نہ ہوا تو وہاں سے بھاگے اور انگلستان میں آکر پناہ لی۔ یہاں بھی ڈر کے مارے کہیں نکل نہیں سکتا۔ مرزا طاہر تو اس "مہدی" کا حقیقی پوتا ہے اسے اور اسکی جماعت کو تو کسی قسم کا خوف نہیں ہونا چاہیے تھا کم از کم انہیں تو دنیا میں امن حاصل ہوتا۔ خدارا سوچئے اور بار بار غور کیجئے۔ کیا مرزا قادیانی اس پیشگوئی کا مصداق بن سکتا ہے؟ اور کیا یہی وہ مہدی کا زمانہ ہے جسکا احادیث نبویہ کی روشنی میں خود مرزا قادیانی نے ذکر کیا ہے؟

الراقم۔ منظور احمد چنیوٹی عفا اللہ عنہ

حال وارد برمنگھم ۲۳۔ اگست ۱۹۹۴ء